

موسم عشق
از قلم تارا
مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

وہ بیٹھی کھرکی سے باہر ہوتی بارش کو دیکھ رہی تھی۔ کہ اتنے میں بیل بجاتی ہے۔ وہ جاکر دروازہ کھولتی ہے تو اُس کی دوست سونیا ایک دم سے اندر آتی ہے اور بڑی ہی خوش ہوتی ہے۔
شکر ہے نور تو نے یونی جانے کا پلان بنا لیا۔ میں تو اکیلی بہت بور ہوتی رہتی ہوں لیکن اب تو بھی اے گی مزائے گا۔

ہاں یار بس گھر میں بیٹھ بیٹھ کر بور ہو رہی ہوتی ہوں تو سوچا کچھ پڑھ بھی لوں۔
ہممم لیکن اس سے پہلے ہم شاپنگ پر جائے گے اور پھر نور تیار ہونے چلی گئی۔ (نور بہت ہی خوب صورت ہے۔ بڑی بڑی کالی آنکھیں اور سفید رنگ۔ نور کے ماں باپ ایک کار ایکسیڈنٹ میں مر گئے تھے۔ اور نور کی چچی اس پر بہت ظلم کرتی تھی اس لیے نور گھر سے بھاگ گئی۔ اور اب (وہ اکیلی رہتی ہے



ذیشان سرڑیوں سے نیچے ا رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے پڑی۔ جہاں سب بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔ سب بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ سالار ملک ذیشان ملک کے والد اور سُمیہ بیگم اس کی والدہ ہیں اور ذیشان کا ایک بھائی بھی ہے زوہیب ملک جبکہ ابھام ملک ذیشان ملک کے چچا



ڈھونڈتا تھا ہوا دھر اُدھر دیکھ ہی رہی تھی اُسے ایک آدمی نظر آیا ہو اُس کے پاس جانے ہی والی تھی کہ اُسے خیال آیا کہ اگر اُس کے ساتھ کسی نے پریٹنگ کر دیا تو؟؟؟؟؟؟؟؟ پھر اُس نے سونیا کو کال کی اُس سے اپارٹمنٹ کا راستہ پوچھا اور اب وہ اُدھر بیٹھی اپنی کلاس کے رہی تھی۔ پھر کلاس لینے کے بعد بغیر وقت ضائعہ کیے اپنی جوب کے لیے نکل گئی اب پڑھنا تھا تو فیس بھی تو دینی تھی۔

وہ پیدل چل رہی تھی اور آج کے دن کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک سامنے سے ایک کار آئی اور -----



تم خود کو سمجھتے کیا ہو باپ ہو کیا میرے۔

سمجھنا چاہو تو سمجھ سکتے ہو تمہاری مرضی مجھے تو کوی مسلانہیں ہے ذیشان ملک جو کافی دیر سے اُس کی بکواس سُن رہا تھا اب ایسی بات بولی کہ مرزا خانزادہ چُپ ہی ہو گیا۔

دیکھیے مسٹر ذیشان ملک غصہ ٹھنڈا کر لیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ نہیں مرزا صاحب آپ لیٹ ہیں اور مجھے آپ کے ساتھ کوی ڈیل نہیں کرنی تو اپنا اور میرا وقت ضائعہ مت کریں اور

وایسے کدھر ہوتے ہیں آپ آج کل۔ کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتے۔ بروکدھر گم ہو گئے۔ اور ذوہیب نے ذیشان کی نظر و ٹریٹ کیا تو وہ کوئی لڑکی تھی۔ جو اُدھر کسی اور لڑکی کے ساتھ کھڑی تھی۔ اُس نے دوبارہ ذیشان کو دیکھا جس کے منہ سے بے ساختہ نکلا بیوٹی یہ سننے کی دیر تھی کے ذوہیب بولا بھائی کیا ہو گیا اُس لڑکی کو آپ نے بیوٹی بول دیا مگر آپ تو یہ لفظ ایک ہی لڑکی کے لیے۔۔۔۔۔ ذیشان نے اُسے پوری بات بولنے سے روکا۔ ہاں جانتا ہوں یہ لفظ ایک ہی لڑکی کے لیے بولتا ہوں لیکن یہ جب مجھ سے پہلی بار ملی تھی مجھے اِس میں اپنی بیوٹی کا عکس نظر آیا تھا وہی انکھیں۔ اوووووو مطلب زی برو آپ کو ایک دفہ پھر سے پیار ہو گیا ہے۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور ذیشان بہت ہی غصے میں وہاں سے چلا گیا۔ اور ذوہیب نے بھی سوچ لیا تھا کہ اگر کوئی بھابی بنی تو ہو یہی ہوگی۔

آج یونی میں سونیا اور نور اگھٹے تھے۔ ابھی ابھی ہو کلاس لے کر کینیٹین جا رہی تھی کے راستے میں نور آج لڑکے سے ٹکرائی۔

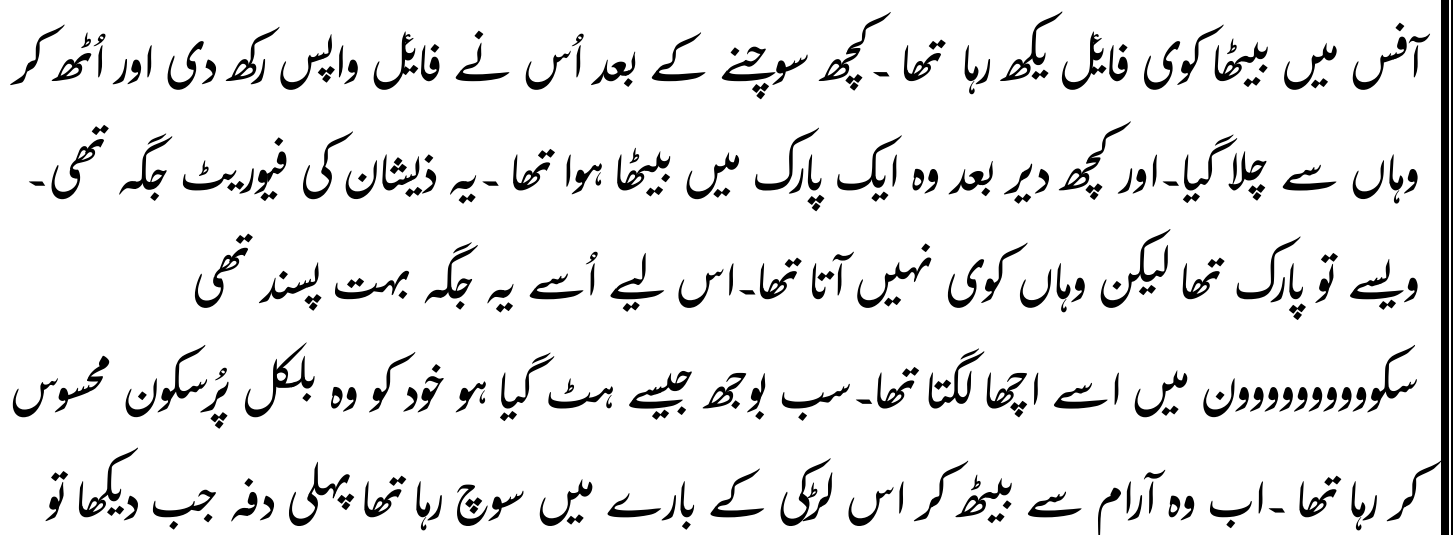
دیکھ کر نہیں چل سسکتی بیجائی کی بیوٹی اوووووو بھائی کی بیوٹی مل گئی بھائی کی بیوٹی
مل گئی۔

اووو مسٹر کیا ہو گیا پہلے غصہ اب پاگلوں والی حرکتیں۔ اریو ان یور سنسئیس۔
اوہ کچھ نہیں وہ بس اسے ہی سوری سوری۔

کیا ہو گیا تھا ذوہیب تو جھے خود کو ڈانٹتا وہ وہاں سے چلا گیا۔ یہ کون سا عجوبہ ہے۔ اُس کے جانے
کے بعد نور بولی۔ یاڑ ان کو میں نے کہیں دیکھا ہے۔ اے آوے منہ ٹیڑا کر کے کیوں بول رہی
ہے۔ اسے ہی نور ویسے تم بہت چلیج ہو گئی ہو۔ ہاں مجھے بھی فیل ہو رہا ہے ابھی وہ لوگ بیٹھے
ہی تھے کے سونیا کے کہنے کہ مطابق وہ "عجوبہ" پھر سے وہاں آ گیا۔
کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں سسٹرز۔ ذوہیب کے بولنے پر نور اُس کو کچھ دیر دیکھتی رہی اور پھر
ہاں میں سر ہلا دیا۔

تو سسٹرز کام کی بات پر آتے ہیں۔ میں یہاں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کیا ہم دوست بن
سکتے ہیں۔ اُس کہ اس سوال پر دونوں اُس کو گھورنے لگی لیکن پھر بھی وہ وہیں رہا۔ کافی دیر
سوچنے کے بعد نور نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ اور ادھر سونیا حیران و پریشان کہ کیا یہ وہی نور ہے جو
کسی سے دوستی نہیں کرتی تھی اور آج -----
ہاے ہاے بہت بہت شکریہ اب تو ہم دوست ہیں۔

سونیا غصے سے اُٹھ کر وہاں سے چلی گئی اور وہ دونوں اُس کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔



آنکھوں میں ڈوب گیا دوسری دفہ جب دیکھا تو منہ سے بے ساختہ بیوٹی نکلا۔ ذیشان نے اُس لڑکی کو یاد کر کے بیوٹی بولا۔ اور بولتے ساتھ ہی زمین پر لیٹ گیا۔ اور ماضی کی یادوں میں کھوتا ہی چلا گیا۔

بارش لگی ہوئی تھی اور ایک وجود اس میں بھیک رہا تھا۔ اُسے بارش بہت پسند تھی لیکن ہر بار بارش میں بھیکنے کہ بعد اُسے بخار چڑھ جاتا تھا۔

لیکن اس بار ذیشان نہیں چاہتا تھا کہ اسے بخار چڑھے اس لیے جب اس نے بیوٹی کو بارش میں بھیکتا ہوا دیکھا تو فوراً سے اسے اکرا کر اندر لے گیا۔ یہ کیا حرکت ہے بیوٹی جب آپ کو پتا ہے کہ آپ کو بخار چڑھ جاتا ہے پھر بھی آپ بارش میں چلی جاتی ہیں۔

سوری اب نہیں جاؤ گی پنکی پرامس۔ گڈ گرل جاؤ اور چیلنج کرو۔ اتنا ہی یاد کر کے اسکی آنکھ بھیک گئی اور وہ وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔ بس اتنا ہی سوچ کر سمس کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے۔

لیکن وہ ابھی رونا نہیں چاہتا تھا اس لیے اُٹھ کر چلا گیا۔ وہ اتنی دیر سے پارک میں تھا کہ اب رات کے ایک بجھ رہے تھے وہ حیران تھا کہ اتنا ٹائم ہو گیا اور وہ پارک میں ہی بیٹھا رہا۔ اُس نے جلدی سے فون نکالا تو ذوہیب کی 19 کالز آئی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے ذوہیب کو کال کی اور بولا کہ تم فکر نہ کرو میں کچھ دیر میں گھر آ جاؤ گا۔

ٹھیک ہے پر جلدی آنا گھر میں سب پریشان ہو رہے ہیں۔ -

فون رکھنے کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور وہاں سے نکلتا گیا۔ راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ

باہر نکلتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ٹائر پنکچر ہو گیا ہے۔ شٹ یار۔

اب وہ کھڑا سوچ رہا تھا کہ سامنے سے ایک لڑکی امارہی تھی۔ بارش میں بھیک رہی تھی۔ وہ پاس آتی جا رہی تھی اور ذیشان تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ جب اس کے پاس آئی تو اسے یوں خود کو دیکھتا پ کر بولی سر آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

ہو میں وہ کچھ نہیں بس سوچ رہا تھا آپ اتنی رات کو یہاں مطلب بارش میں۔

وہ مجھے بارش بہت پسند ہے اس لیے آگئی۔ اچھا کیا میں آپ کا نام جان سکتا ہوں۔

میرا نام نور ہے۔ اچھا کیا نام ہے۔

ذیشان ملک نام ہے میرا۔

ذیشان نام سن کر نور کھی کھو سی گی لیکن جلدی ہی واپس بھی اگی۔

نائس نیم ذیشان سر۔

پھر وہ وہاں سے چلی گئی۔

اور ذیشان نے ذوہیب کو کال کی کہ گاڑی خراب ہو گئی ہے آکر لے کے جا۔

تھوڑی ہی دیر میں ذوہیب وہاں سے اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔



مرزا خانزادہ نے اسے بالوں سے دبوچ کر بولا نانانا نا نا نا اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو تجھے بھی بچ دو گا کسی شرابی اوارا کو جسے تیری ماں کو بیچا تھا۔

اور پریشہ اپنی عزت بچانے کے لیے ہاں میں سر ہلا گئی۔ اب صبح اُسے جانا تھا کراچی اس لیے پیکنگ کرنے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

مرزا خانزادہ بہت ہی لالچی انسان ہے۔ اس نے پیسے کے لیے اپنی ہی بیوی کو بیچ دیا۔ اور اب جب ذیشان نے اس سے ڈیل نہیں کی تو اب اس سے بدلہ لینا چاہتا ہے اپنی بیٹی کے ذریعے۔ پریشہ ملک بہت ہی خوبصورت اور نیک دل لڑکی وہ بالکل بھی اپنے باپ کی طرح نہیں تھی)۔ ہمیشہ سب سے اچھے سے بات کرتی ہے لیکن اب اس کے باپ نے اسے مشکل میں ڈال دیا ہے۔ وہ کیسے کسی کو مار سکتی ہے جس نے آج تک ایک مچھر بھی نا مارا ہو وہ کیسے اتنے (بڑے انسان کو مار سکتی ہے۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں بیگ میں اپنے کپڑے ڈال رہی تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ اس کا باپ کیسا انسان ہے۔ کہ اتنے میں مرزا خانزادہ اس کے کمرے میں آیا۔ تم ذیشان ملک کو مارنے سے پہلے تم اس کی ساری جائداد اپنے نام کرواؤ گی اور پھر میرے نام کر کے جدھر دفعہ ہونا ہے ہو جانا۔ لیکن اپنی شکل نہ دیکھنا۔ اس کے جاتے ہی پریشہ جو مشکل سے ضبط کئے ہوئے تھی

- زور زور سے رونے لگی کہ اس کا باپ کتنا لالچی انسان ہے۔ کافی دیر رونے کے بعد اب وہ سونے کے لئے چلی گئی۔ صبح ہو گئی تھی اور وہ سٹیشن پر کھڑی تھی۔

پیشے کو اونچائی سے بہت ڈر لگتا تھا۔ اس لیے پلین کے بجائے ٹرین سے جانے کا فیصلہ کیا اب وہ سٹیشن پر کھڑی ٹرین کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ وہ اکیلی ہی آئی تھی۔ مرزا خانزادہ اس کے ساتھ نہیں آیا تھا۔ اور وہ خدا سے دعا مانگ رہی تھی کہ مجھے بچالے میں کسی کی زندگی نہیں خراب کر سکتی۔ اب اس کی قسمت کیسی تھی یہ تو آگے جا کر ہی پتا چلنا تھا۔ اتنے میں ٹرین آگئی وہ جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

دُھا دُھا کی آواز آنے لگی سب لوگ دُر گئے کچھ دُاکو ٹرین میں آگے اور دو تین لوگوں کو گولی مار دی۔ اور وہ لوگ آگے آتے گئے اور پریشے کی سیٹ کے پاس رکھ گئے آن لوگوں نے پریشے کو بالوں سے پکڑ کر اُٹھایا اور بندوق اس کے سر پر رکھ دی۔

کسی کے منہ۔ سے ایک بھی آواز نکلی تو اس لڑکی کو مار دیں گے اور پھر تم سب بھی مرو گے۔ ڈاکوؤں کا سردار اندر داخل ہوتا ہے اور پہلی نظر ہی پریشے پر پڑھتی ہے۔ وہ پریشے کے معصوم چہرے کو اپنی حوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور ایک آدمی نکلا اور وہ ان ڈاکوؤں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے سب ڈاکوؤں کو مار دیا۔ لیکن ابھی ایک ڈاکو زندہ تھا اس نے بندوق اٹھائی اور گولی چلا دی اس بندے پر جس نے پریشے کو ان سے چھوڑایا تھا اور

میں نے آپ لوگوں کو سودفہ کہا ہے مجھے نہیں کرنی شادی میری بیوٹی نہیں ہے میرے پاس میری نورالعين نہیں ہے میں کسی سے شادی نہیں کرو گا۔ بس اور جس کی مجھ سے شادی ہوگی وہ نہیں رہ سکے گی خوش میرے ساتھ۔

نور آج یونی کے بعد اپنی ڈیوٹی پر جا رہی تھی وہ ایک ریسٹورینٹ میں جوب کرتی تھی۔ آج جاتے ہوئے اُسے راستے میں ایک عورت ملی وہ پوری دنیا سے بے نیاز ہٹا دیا۔ انٹی آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے آپ کو۔

نور اُن کو اپنے ساتھ لے کر ایک پارک میں اگئی اور اپنے باس کو کال کر کے بتا دیا کہ آج وہ نہیں آسکے گی۔

آنٹی آپ یہی بیٹھے میں ابھی آتی ہوں۔ وہ کافی دیر سے نور کا انتظار کر رہی تھی کہ انہیں ایک طرف سے نور آتی نظر آئی۔۔ وہ بریانی کا ڈبا اور پانی کی بوتل لے کر ابھی تھی۔ آنٹی آپ پہلے یہ کھائیں اور پھر مجھے بتائے کہ آپ اسے ادھر ادھر کیوں پھر رہی ہیں آپ کے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ پہلے کھانا کھائیں۔ اُس عورت کے کھانا کھانے کے بعد نور نے اُن کو پانی دیا اور اب نور اُن سے پوچھ رہی تھی۔

بیٹا تم اتنا سب کچھ کیوں کر رہی ہو اس میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ارے ارے ارے ارے ارے۔

آنٹی یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں اچھا آپ اپنا نام بتائیں۔

میرا نام نازلین ہے۔ جب میں کالج جاتی تھی تو میرا رشتہ آگیا۔ ابا نے ہاں کر دی۔ میرے پیپر ہونے والے تھے لیکن جس دن میرا پہلا پیپر تھا اس دن ہی میری شادی ہو گئی اور جس سے ہوئی تھی وہ انتہائی لالچی اور بیغرت انسان تھا ہماری ایک ہی اولاد کے بعد اس نے مجھے گھر سے

نکال دیا کیوں کے وہ بیٹی تھی اور اسے بیٹا چاہیے تھا جو اس کی جائداد سنبھالتا۔ لیکن قسمت نے ساتھ نہ دیا۔ میری پری میری جان پتا نہیں زندا بھی ہے یہ نہیں نازلین جو سالوں سے برداشت کر رہی تھی آج پھوٹ پھوٹ کر رومی شاید اس کو آج کوئی مل گیا تھا جس کو وہ اپنا دکھ سناتی۔

آئی آپ روے نہیں آپ میرے ساتھ میرے گھر چل رہی ہیں اور وہی رہیں گی آپ میرے ساتھ۔ لیکن بیٹا بسس آئی میں نے بول دیا آپ کو چلنا پڑے گا۔ نور نازلین کو پہلے اپنے بیگ سے شال نکال کر دیتی ہے جو اس نے سونیا کے ساتھ خریدی تھی وہ اس کے بیگ میں ہی رہ گئی لیکن اب اس کے بہت کام آئی۔ اس نے آئی پر سہی سے چادر ڈالی اور انہیں بازار لے گئی وہاں سے اُن کے لیے کپڑے لیے اور ضرورت کا سامان لیا۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ گھر جا چکے تھے اس نے انتی کو نہانے کو بولا اور اتنی دیر میں نور نے کھانا بھی بنا لیا۔ اس نے آئی کے بال بنات اور آن دونوں نے کھانا کھایا۔

ویسے بیٹا تمہارے گھر والے کدھر ہیں۔ وہ۔ اصل میں میرے ماں باپ ایک کار ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گئے تھے۔ اووہو سوری بیٹا۔ اُس اوکے آئی۔

اچھا چلے آپ آرام کر لیں۔



ہممم یار آج موسم بہت مزے کو ہے نا۔ ذوہیب اپنے دوست کے ساتھ بیٹھا بول رہا تھا۔ ہاں یار۔ یار ذوہیب تو بھی شادی کر ہی لے قسم سے بہت زور کا ڈانس آ رہا ہے۔ ہا ہا ہا زی برو کو تو پہلے کرنے دے وہ کرتے ہی نہیں وہ کرے گے تو میری باری آے گی۔ اور ویسے بھی مجھے کوئی لڑکی نہیں پسند ابھی تک۔ اچھا سن وہ نور دیکھی ہے میری یونی فرینڈ یار اس کو اور زی برو کو کسی طرح سیٹ کرنا ہے تو ہییییییپ کrrrrrrرے گا۔ فرحان نے ذوہیب کی نظر کا تعاقب کیا تو وہ کسی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ لڑکی تھی تو بہت پیاری۔ اوووو ذوہیب کدھر کھو گیا کلکھی نہیں۔ ہاں پتا ہے فرحان نے شرارت بھرے لہجے میں بولا۔ چل چل بس یہ بتا کہ مدد کے گانا۔ ہاں ہاں کیوں نہیں بھائی کے لیے تو جان بھی حاضر۔ لیکن اگلے ہی پل ایک کالی گاڑی آئی اور اس میں سے کچھ لوگ نکلے اور اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ذوہیب دیکھتا ہی رہ گیا۔

ٹن ٹن ٹن ہلو۔ اسلامُ علیکم۔ کدھر ہو تم پریشے۔ بابا وہ میں اپنے فلیٹ میں ہوں۔ اچھا ملی تم زیشان سے۔ نہیں بابا مجھے پتا ہی نہیں وہ کدھر ہیں۔ اچھا ااااا مرزا سر کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔ اچھا میں ا رہا ہوں۔

پریشے میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔ بائے۔

مرزا کے فون بند کرنے کے بعد پریشے بیڈ پر بیٹھ کر سوچنے لگتی ہے اس کا دل بھی اس کو منا کرتا ہے اور دماغ بھی۔ اس لیے وہ فیصلہ کرتی ہے کہ جو اس کے باپ نے بولا ہے وہ تو وہ بالکل بھی نہیں کرے گی۔ اب وہ زرا باہر گھومنے جاتی ہے۔ آج موسم بہت اچھا ہوتا ہے۔ کے اتنے میں اس کا فون بجتا ہے۔ بابا۔ ہیلو بابا ہاں میں نے تمہیں زیشان ملک کا پتا بتا دیا ہے اب جاؤ ادھر۔ میں نہیں جاؤ گی۔ کیا کیا بول رہی ہو تم مجھے جانتی نہیں ہو۔ جانتی ہوں آپ سے بڑا لالچی اور بیغرت انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ باپ کھلانے کے لائق نہیں ہیں۔ اور آپ جو بھی کر لیں میں اب آپ کی کوئی بات نہیں مانو گی۔ پریشے ے ے ے نانانا نانانا زیادہ اونچی آواز میں نہ بولیں ساری انرجی ضائع ہو جائے گی۔ بائے خدا حافظ۔

اس لڑکی کی اتنی ہمت ہیلو ہاں تم ایک کام کرو پریشے خانزادہ کو اغوا کر لو۔ اوکے سر سمجھے آپ کا کام ہو گیا۔

ابھی پریشے زیادہ دور نہیں گئی تھی۔ ذوہیب نے جب اسے دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ لیکن ایک کالی گاڑی پریشے کو لے گئے۔ ذوہیب جلدی سے اٹھا فرحان کو ساتھ لیا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر کالی گاڑی کا پیچھا کرنے لگا۔ وہ کالی گاڑی ایک کھنڈر نما جگہ میں گئی۔ اس میں

سے پریشے کو نکالا اور اسے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اور اب مرزا خانزادہ کو فون کرنے لگے

ہلو سر کام ہو گیا۔ بابا بابا بابا بابا گڈ زرا بات کرواؤ میری اس سے۔ ہم تو پریشے خانزادہ انکار کیا تھا نہ اب دیکھو کہ ہر ہنس گئی ہو تم۔ اب بھی وقت ہے چپ چاپ میری بات مان لو۔ تہتہ تہتہ افسوس مرزا خانزادہ صاحب آج آپ نے اپنی سگی اولاد کو اغوا کروا لیا صرف پیسے کے لئے۔ لیکن میں آپ کا کوئی کام نہیں کرو گئی۔ اور ذوہیب اور فرحان سب باتیں سن رہے تھے۔ ذوہیب تو کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا کہ جو لڑکی اسے پسند ہے وہ اس کے دشمن کی بیٹی ہے۔ مار دو اسے مرزا کی یہ بات سن کر جہاں ذوہیب ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا وہیں ایک بندے نے بندوق نکالی اور ٹھاکی آواز سے سب کچھ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بندے کے گولی مارنے سے پہلے ہی ذوہیب نے اپنی پستول نکال کر اسے گولی مار دی۔ اور پریشے اتنا سارا خون دیکھ کر ہی بے ہوش ہو گئی۔ ذوہیب نے سب کی ٹانگوں پر گولی نور دی تاکہ وہ بھاگ نہ سکیں۔ اور فرحان نے پولیس کو کال کر دی۔ کچھ ہی دیر میں پولیس اُن سب کو لے گئی اور ذوہیب نے پریشے کو اٹھایا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں ذوہیب پریشے کو لے کر اپنے پرانے والے گھر میں پہنچ گیا۔ جہاں اب وہ لوگ نہیں رہتے تھے لیکن گھر بہت ساف تھا اس نے پریشے کو اندر

لیٹایا اور خود باہر گلی میں نکل آیا۔ رات بہت ہو چکی تھی اس وقت وہ کس ڈاکٹر کو بلاتا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا سامنا نور سے ہوا۔

ذوہیب آپ یہاں کیا کر رہے ہو۔ وہ بھی اس ٹائم۔ نور تم وہ یہ میرا گھر ہے لیکن تم یہاں۔ اووو میرا سامنے والا گھر ہے۔ اچھا یا سر ایک ہیلپ چاہئے نور یار وہ میرے ساتھ ایک لڑکی ہے۔ کیا کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ ائی مین کے کون ہے اور کیوں ہے اوووو میری بہن اندر چلو سب بتاتا ہوں۔ اندر جا کر وہ نور کو سب بتاتا ہے اور یہ بھی کہ وہ اسے اچھی لگتی ہے۔ نور یار تم دیکھو نہ وہ ہوش میں آئی۔ ہاں ہاں ابھی ایک دن نہیں ہوا یہ مجنو بنا بیٹھا ہے فرحان کی اس بات پر نور ہنس دی اچھا دیکھتی ہوں مجنو بھائی ہمم۔

ابھی نور اندر سے باہر آئی تھی۔ ذوہیب اسے ہوش نہیں آیا ہے۔ آپ آپ یہاں۔ سامنے زیشان کو دیکھ کر نور کو حیرت ہوئی تھی۔ جی میں اور ذوہیب میرا بھائی ہے آپ یہاں وہ بھائی میں نے بلایا ہے۔ ذوہیب زیشان کو سب بتاتا ہے اور اب وہ چاروں بیٹھے ہوئے تھے۔ مطلب اسے مرزا خانزادہ نے بیجھا ہے وہ ضرور کوئی چال چل رہا ہے۔ زیشان خاموشی کی دیوار کو توڑتا ہوا بولتا ہے۔

جی بھائی لیکن -----

کوئی ہے ذوہیب کی بات بولنے سے پہلے ہی اندر سے آواز آتی ہے۔ سب اندر کی طرف جاتے ہیں۔ جہاں پریشے ڈرئی ہوئی بیٹھی ہوتی ہے۔ فکر نہ کرو گڑیا آپ یہاں سیف ہو۔ فرحان بولتا ہے کیونکہ پریشے بہت ڈرئی ہوئی تھی۔ تینک یو آپ نے میری جان بچائی۔ اب میں چلتی ہوں۔ ایک منٹ۔ آپ کو اغوا کیوں کیا تھا اور کس نے کیا تھا نور کے بولنے پر زیشان اس کی طرف دیکھتا ہے۔ کیوں کے نور زیشان کے دل کی بات کرتی ہے۔ وہ اب آپ لوگوں سے کیا چھپاؤ۔ نہیں گڑیا کھل کر بولو مجھے اپنا بھائی سمجھو۔ ہاں ذوہیب کو بے شک نہ سمجھو اور نور اور ذوہیب کی ہلکی سی ہنسی نکل جاتی ہے فرحان کی بات پر۔

ہمم تو میرے بابا چاہتے ہیں کے میں زیشان ملک کو اپنی محبت کے جال میں پھنساؤں۔ لیکن میں ایسا کچھ نہیں ہوں گی میں انہیں جانتی تک نہیں کبھی دیکھا نہیں اس کی اس بات پر سب زیشان کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں میں زیشان ملک کی ساری جائداد اپنے نام کروالوں اور انہیں مار دوں پھر۔ میں نے آج تک مجھ نہیں مارا اتنا بڑا انسان کیسے مار سکتی ہوں۔ آپ کا کیا نام ہے۔ نور پوچھتی ہے۔ میرا نام پریشے ہے۔

پریشے میں ہی زیشان ملک ہوں

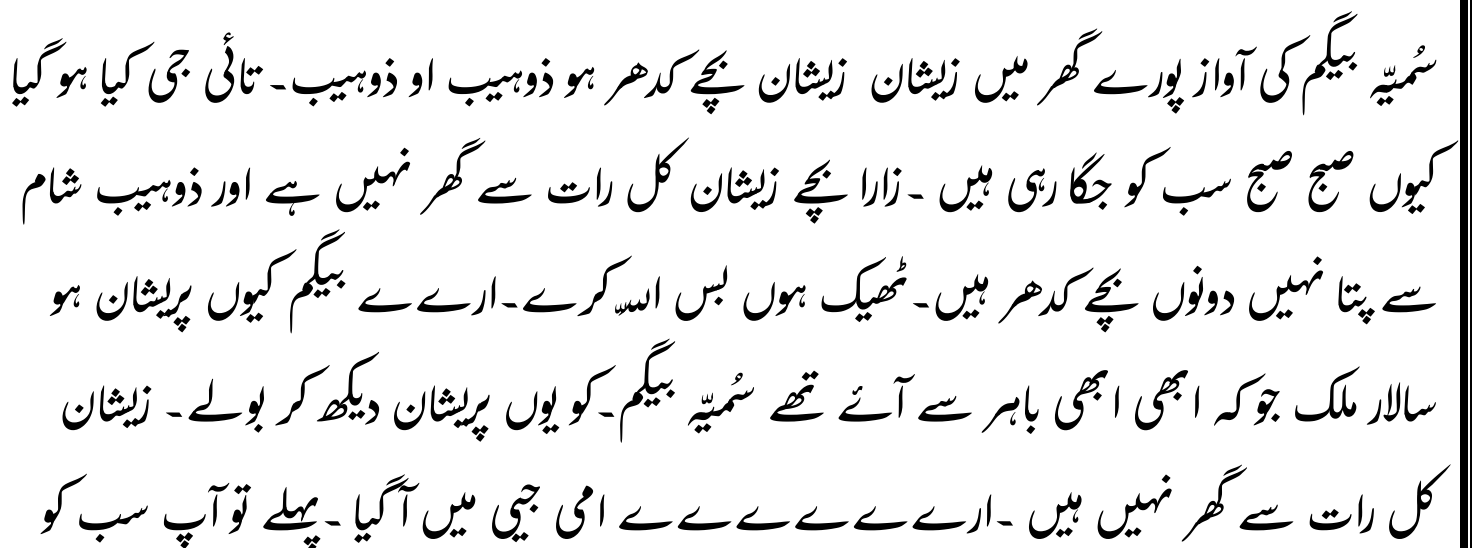
ہاں اور اب تمہاری سیفی کی ذمہ داری ذوہیب کی ہے تم یہی پر رہو گی خطرہ ہے تمہاری جان کو اس لیے اور فکر نہ کرو کوئی میرے ہوتے ہوئے تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکے گا۔ یہ ایک بھائی کا

وعدہ ہے۔ اب تم آرام کرو فرحان گھر میں بھابی پریشان ہو رہی ہوں گی آپ بھی چلے جاؤ اور فکر نہ کرنا۔ ذوہیب تم ادھر ہی رکو۔ اوووہ میں بھی چلتی ہوں گھر میں آنٹی پریشان ہو رہی ہوں گی اوکے خدا حافظ پریشے اپنا خیال رکھنا۔

اور زیشان نے سوچ لیا تھا کہ وہ صبح سب سے پہلے نور کی پوری انفارمیشن نکالے گا۔ اور ذوہیب اور زیشان بھی وہاں سے اپنے اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

سب سو رہے تھے لیکن ذوہیب کبھی بیڈ پر ادھر کبھی ادھر ہو رہا تھا۔ اور وہ ایک دم اٹھا اور پریشے کے کمرے کی طرف چل دیا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو پریشے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ سو نہیں رہی تھی ذوہیب ایک دم اس کے پاس گیا۔ پریشے آپ کو کچھ چاہیے آپ سوئی نہیں۔ نہیں کچھ نہیں چاہیے بس نیند نہیں آرہی۔ اچھا آپ سے ایک بات بولوں پریشے۔ کیا پتا آپ کو میری بات اچھی نہ لگے لیکن جب آپ کو پہلی دفعہ دیکھا نہ تو ادھر (وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر بول رہا تھا۔) ادھر گھنٹی بجی سُن ہو گیا تھا میں۔ پھر وہ آپ کو لے گئے میں نے اُن کا پیچھا کیا اور آپ کو بچا لیا۔ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گئی آپ مجھے اچھی لگتی ہیں اس لیے آپ کا ساتھ چاہتا ہوں میں جب تک زندہ ہوں چاہتا ہوں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ ابھی بے شک جواب نہ دیں لیکن سوچنا پلیز۔ اب میں جا رہا دل کی بات بول دی ہے تو اب نیند آرہی۔ اور

ذوہیب صبح اٹھ کر یونی کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا زیشان بھائی ہاں مجھے کام ہے تم گھر جا کر پریشے کا بھی بتا دو او یہ بھی کہ ہم پرانے گھر میں ہیں۔ جی بھائی ٹھیک ہے میں جاتا ہوں پھر پریشے ابھی سو رہی ہوگئی ملازمہ کو میں بتا دیتا ہوں کہ جب وہ اٹھیں انہیں کھانا بھی دے دے اور جب تک میں نہ آؤ انہیں باہر نہ جانے دے۔ ہممم ٹھیک جاؤ تم۔



ہال میں جمع کریں میں نے سب سے بات کرنی ہے۔ سب لوگ جب آگے تو ذوہیب نے انہیں ساری بات بتائی اور ایک اور بات میں پریشے سے شادی کروں گا ویسے بھی ایک دن تو کرنی ہی ہے اور وہ ہے بھی بے سہارا اسے تحفظ بھی مل جائے گا اور وہ مجھے پسند بھی ہے۔ بابا آپ کیا بولتے ہیں اس بارے میں کیا میں کر لوں پریشے سے شادی۔ ذوہیب بڑی امید سے پوچھتا ہے کچھ دیر سوچنے کے بعد سالار صاحب بولتے ہیں کہ آپ پہلے اسے ہم سے ملاؤ پھر ہم سوچتے ہیں۔ کیوں سَمیہ بیگم۔

بلکل ذوہیب بچے آپ اسے آج شام ہی لے آؤ پھر ہم سوچتے ہیں۔

ٹھیک ہے اب میں یونی کے لیے نکل رہا ہوں۔

ادھر ذوہیب یونی کے لیے نکلتا ہے اُدھر نور۔ لیکن زیشان صاحب تو یونی میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ مجھے اس یونی میں ایک نور پڑھتی ہیں میڈیکل کی سڈوڈنٹ ہیں پارٹ 1 ابھی نیو ہیں آپ اُن کی

انفارمیشن دیں پلیز۔ سوری سر ہمیں اجازت نہیں۔ سامنے کھڑی لڑکی بولتی ہے۔ کیا آپ کو اپنی

جواب عزیز نہیں اور لڑکی اپنی جاب کی خاطر بولنا سٹارٹ کرتی ہے۔ نور فُل نیم نور العین ملک

-فادر نیم شہاب ملک۔ اور ابھی یہ ڈیفنس کے ایریا میں رہتی ہی ماں باپ انکے فوت ہو چکے اور

یہ اکیلی رہتی ہیں۔ وہ لڑکی بول کر چپ ہوئی تو زیشان حیران رہ گیا اس نے لڑکی سے فائل لی اور

تصویر دیکھی تو بس جسے اس پر ہم گر گیا ہو یہ اور وہ وہاں سے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔ اب



اور نور کھڑی ہوتی ہے۔ پتا نہیں سر کو کون سا سوال سمجھنا ہے میں جا رہی سونیا آفس میں تم دونوں یہی بیٹو۔ نور تو جا چکی تھی۔ نننورا عین ملک۔ ہاں نور تو ہم اسے پیار سے بلاتے ہیں اس کا نام نورالعین ملک ہے اور اس کے ماما بابا نہیں ہیں۔ پتا ہے کیا میڈم گھر سے بھاگی تھی اس کی جو چچی تھی کیا نام تھا ان کا ہاں ں ں سمیہ وہ اس پر ظلم کرتی تھی اور اس لیے یہ بھاگی اور یہ اکثر خود سے باتیں کرتے ہوئے کسی زیشان کا ذکر کرتی ہے۔ اور ذوہیب سب کچھ سن کے مانو پتھر کا ہو گیا ہو۔ وہ اچانک سے اٹھا اور گھر کی طرف بھاگا۔

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

- ایک تو اس کا زیشان اس کے سامنے تھا اور اس پر الزام لگا رہا تھا۔ نور اب میں تمہیں کیا کہوں الفاظ نہیں چھوڑے تم نے میرے پاس۔ اب جاؤ یہاں سے نور کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے کے جو اس کی کل زنگی تھی وہ اسے اسے بولے گا۔

اُئی سیڈ جاؤ زیشان کے زور سے بولنے پر وہ وہاں سے چل پڑی۔ رو رہی تھی وہ اور زیشان بھی جو بھی اس نے بولا تھا وہ اس کے الفاظ تو نہ تھے۔ لیکن اب بہت ہی دیر و چکی تھی۔ بندوق سے گولی نکل کر سیدھا نور کے دل کے آر پار۔ اور زیشان جو گولی کی آواز پر پیچھے مڑا تھا۔ نور کو دیکھ کر اس کی طرف بھاگا۔ دور رہیں آپ مجھ سے۔ ککیوں آئیے ہیں اب اب مر رہی ہوں تو خ خوش ہو جائیں۔ اور اپنی ماں اسے پوچھنا کے میں کیوں گھر سے ایک سے بھاگی تھی۔ نور مشکل سے اپنی بات پوری کر کے ہوش و حواس سے بیگانا ہو جاتی ہے۔ نووووووووو۔ انکھیں ککھولو نور مجھے معاف کر دو نور پلیز یار ایسا تو نہ کرو۔ پلیز اٹھو نا جانم پلیز بیوٹی یار۔ وہ جلدی ہی اسے ہاسپٹل لے جاتا ہے۔ اور اب نور اسی یو میں تھی۔ ذوہیب کی کال ا رہی تھی۔ اس نے پہلے اپنی حالت ٹھیک کی کیوں کے ہو کسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔

ہیلو۔ زری برو بات سنیں۔ جو نور اس دن ملی تھی وہی آپ کی بیوٹی ہے میں نے ساری انفارمیشن نکالی ہے قسم سے اور ایک اور سچ آج جب میں گھر گیا تو نور کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے پتا نہیں کیا سوچی کے اس کے کمرے میں چلا گیا۔ کافی دیر بیٹھا رہا۔ پھر اس کی

الماری کھولیں تو سامنے ہی کچھ کتابیں تھیں۔ اور وہاں اس کی ڈائری بھی تھی۔ زی برو ماما نور پر بہت ظلم کرتی تھی مارتی تھی اس لیے نور گھر سے بھاگی اور جب میں نے جاکر ماما سے پوچھا تو نہیں بتا رہی تھیں لیکن جب میں نے زور کیا تو غصے میں آکر سب بول دیا اور سارے گھر والوں نے بھی سنا اور جب میں نے بولا کہ ابھی آپ کو بتاتا ہوں تو ماں نے ایک دم سے کسی کو فون کیا اور بولا کہ مار دو اسے گولی۔ مجھے لگتا ہے کہ نور کی جان خطرے میں ہے۔ زوہیب مجھے سب پتا ہے نور کو گولی لگی ہے جلدی ۱۱۔

وہ روتے ہوئے بولتا ہے اور اسے ایڈرس بتاتا ہے ذوہیب بھی پریشان ہو کر سب کو بتاتا ہے اور سب ہاسپٹل کے لیے نکل جاتے ہیں۔۔

وہ سب لوگ ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں۔ سیکنڈ فلور پر جاتے ہیں سامنے زلیشان اسی یو کے پاس بیٹھا ہوتا ہے۔

زیشان بچے اُٹھ جاؤ نور ٹھیک ہو جائے گئی۔ ارررے رے رے آپ کیا اس کو اس ڈائن کے
بچنے کی تسلیاں دے رہے ہیں۔ اچھا ہے مر جائے جان چھوٹے گی۔۔۔۔۔ ماں! اپ نے ایسا
کیوں کیا آپ جانتی تھیں نہ کہ نور میری ہے وہ میری بیوی ہے پھر ب۔ بھی آپ نے ایسا کیا
- زیشان کی آواز میں بہت کرب تھا - نہیں زیشان وہ تمہیں مجھ سے لینا چاہتی ہے -

او گاڈ بس بس کریں یار کیوں ایسا کر رہیں ہیں آپ۔ پلیز سب کو سکون سے رہنے دیں۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ ذوہیب بہت ہی غصہ میں بولتا ہے کہ اسی یو میں سے ایک نرس آتی ہے۔ نرس کیسی ہے نور۔

آپ فکر نہ کریں اب وہ ٹھیک ہیں۔ یہ صرف اس وجہ سے کہ آپ ان کو جلدی ہی ہاسپٹل لے آئے۔ ان کو کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔ کل آپ ان کو ڈسچارج کروالیں۔ اوکے نرس۔ شکر ہے نور بچے ٹھیک ہے۔ زیشان ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر باہر کی طرف نکل جاتا ہے۔ ذوہیب میں آپکے چلچو اور آپکی ماما گھر جا رہیں ہیں تاکہ صدقہ دیں سکیں۔ اندلیب بھابھی آپ یہاں رہیں زارا بچے کے ساتھ۔ ذوہیب آپ پریشے کے پاس جاؤ اسے سب سے آگاہ کو اور اپنے ساتھ لے کر آؤ۔ جی بابا۔

سب اپنے اپنے کام کے لیے نکل جاتے ہیں۔ زیشان ایک مسجد میں شکرانے کے نفل ادا کر کے واپس آ جاتا ہے اور ذوہیب پریشے کی طرف نکل گیا۔۔۔۔۔



ہمم تو یہ ہے نور آپنی کا گھر۔

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

یار سنو تو سہی۔ میں نے کچھ نہیں سننا آپ مجھے ڈسچارج کروا سکتے ہیں اگر چاہتے ہیں تو ورنہ میں خود ہی بیچ کر لوں گئی۔ نہیں یار تم چلو نہ گھر میں سب انتظار کر رہے ہیں۔ نور پلینز۔ میں نے کہا نہ نہیں آپ کو کیوں سمجھ نہیں رہی۔۔۔ نور بہت ہی اونچا بول گئی تھی اور ڈاکٹر نے آرام کرنے کا کہا تھا۔ اوکے اوکے تم تم اونچا نہ بولو میں جا رہا ہوں اور ابھی ڈسچارج کروا دیتا ہوں تم تم آرام کرو۔ ہم۔



م۔ مرزا خانزادہ تم اس کی بیٹی ہو۔

جی - پریشے خانزادہ - میں تمہاری ماں ہوں نازلین - کیا ا - اپ - میری ماما ہیں -

آپ سچ بول رہی ہیں ہاں پریشہ سچ بول رہی ہوں۔ اور پریشہ رو دیتی ہے۔ اتنے ار سے ضبط کیے ہوئے آنسو نکل آتے ہیں وہ دونوں بہت خوش ہوتی ہیں۔

ٹک ٹک ٹک۔ میں دیکھتی ہوں۔

ارے زوہیب آپ - پریشے شکر ہے تم ٹھیک ہو - اور یہاں کیا کر رہی ہو -
آپ اندر آئے آپ کو میں کسی سے ملاتی ہوں - ذوہیب یہ میری ماما ہیں -

ہیں ں ں۔ کیا ماما۔ مگر ہاں ماما ہوں۔ نازلین اسے اپنی اور نور کی ملاقات کا بتاتی ہے۔ اوہہ یہ بات ہے۔ ویسے آپ دونوں کو ایک بات بتانی ہے۔ کیا ہوا ذوہیب سب ٹھیک ہے۔ پریشہ سوال کرتی ہے۔ مرزا خاندادہ کی ڈیٹھ ہو گئی ہے۔ بوڈی پوری طرح سے جل چکی تھی۔ وہ اصل میں ایک لڑکی کو اس نے کڈنیپ کر لیا۔ اور اب اسے مارنے جا رہا تھا۔ اس کے پاس مٹی کا تیل تھا۔ جو اس سے نیچے گر گیا۔ اور اتنے میں ہی اس کا ایک آدمی آیا سیگٹ پی رہا تھا ہو اور پھر اس نے بغیر نیچے دیکھے سیگٹ پھینک دی اور مرزا اس آگ کی لپیٹ میں آکر جل گیا۔ اسے دفنا چکے ہیں اب۔

اوہہ جو دوسروں کا برا سوچتے ہیں ان کے ساتھ بھی برا ہوتا ہے ذوہیب بچے۔ ہاں ذوہیب ہمیں دکھ نہیں ہوا کیوں کے یہ ان کی سزا تھی۔
اب ذوہیب کیا کر سکتا تھا جب ان دونوں کو ہی کوئی فرق نہیں پڑتا۔



نور ایک دفعہ بات سن لو۔ نہیں مسٹر زیشان ملک۔ اب وقت نہیں رہا۔ میرا گھر اگیا ہے آپ اب جا سکتے ہیں۔ تھینکس۔

اور نور بہت مشکل سے نکلتی ہے میں ہیلپ کروں۔ نو تھینکس۔
اور وہ اپنے گھر کی طرف چل دی۔



ٹک ٹک ٹک۔

ارے ارے نور تم اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو۔ ہمارے گھر جانا تھا تمہیں نہیں ڈوہیب وہاں میرا کوئی نہیں۔ ارے میں تمہارا بھائی تو ہوں نہ۔ ہم تو بھائی ملنے آتے رہنا۔ اہہ۔ آرام سے۔ نور صوفے پر بیٹھتی ہے۔ ارے ارے نور یہ کیا۔ نازلین پریشان ہو کر پوچھتی ہے۔ کچھ نہیں آنٹی گولی لگی پر اب میں ٹھیک ہوں۔ شکر خدا کا۔ ارے پری آپ یہاں۔ جی وہ میں آپ سے ملنے آئی تھی پر آپ نہیں تھیں اور یہ میری ماما ہیں۔ کیا ارٹلی۔ جی۔ چلو یہ تو گڈ ہو گیا۔ ہمہم۔

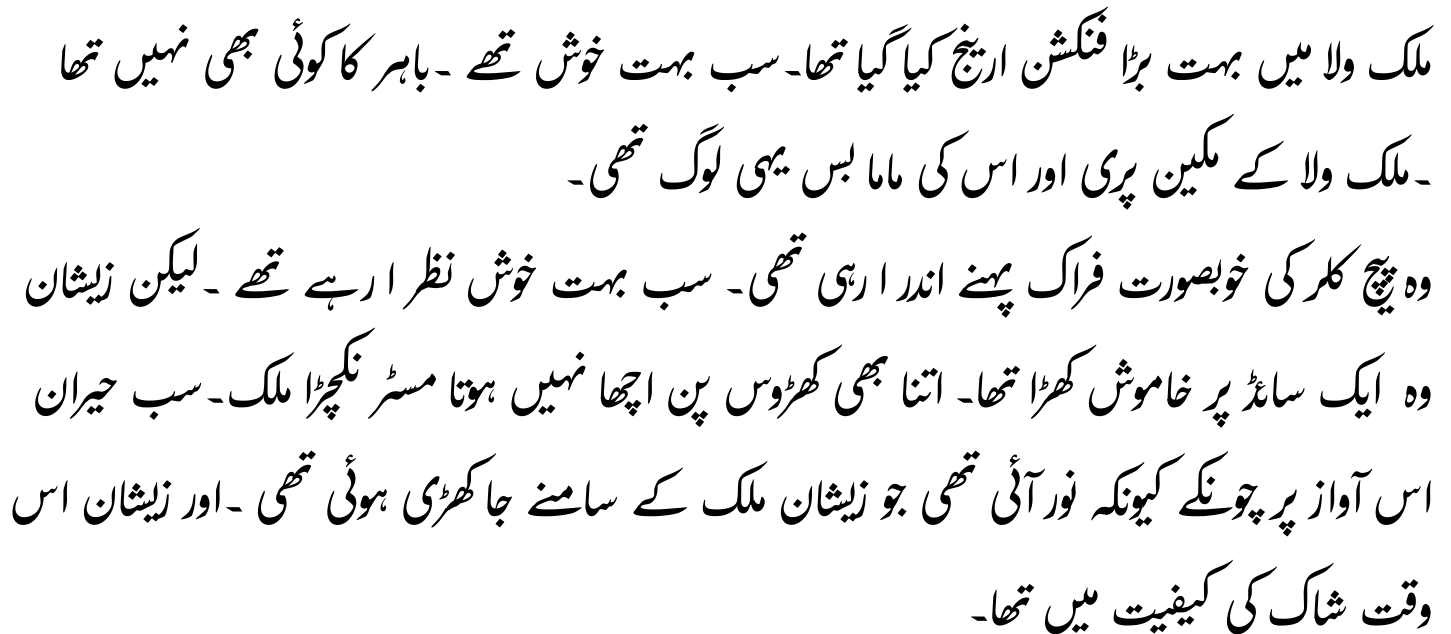


دو مہینے بعد

سب معمول پر اچکا تھا۔ لیکن زیشان کمرے کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔ اور نور اب تو بالکل ٹھیک تھی۔

ذوہیب کے گھر والوں نے نازلین سے پری کا ہاتھ مانگا جو بڑی ہی خوشی سے ان نے دیا۔

نہیں آئی میں اس گھر میں نہیں جا سکتی۔
اوکے بچے جیسی آپکی مرضی۔ ہم۔



جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank